اداریہ

قرآن کریم ...ایک ایسی کتاب ہے جو کسی زمانے کسی مقام یا کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں۔ یہ کتاب ایسے جاوداں اور ابدی اصولوں کی حامل ہے جو ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے قابل عمل اور ہر مقام کے لئے مناسب ہے۔ چونکہ فطرت انسانی عالم انسانیت کا مشترکہ سرمایہ ہے اور یہ فطرت اگر سالم اور آلائیشات سے پاک رہے تو انسان کو ہمیشہ سچائی اور اچھائی کی دعوت دیتی ہے۔ لہذا قرآن کریم بھی پاک فطرت انسانوں کے ظاہر و باطن کو ہمیشہ اپنی نورانیت اور حقانیت سے منور کرتا ہے، چاہے وہ انسان کسی بھی دین و مسلک کا پیروکار رہا ہو۔ لہذا قرآن کا مخاطب اہل ایمان، اہل کتاب، عام انسان، حتیٰ کفار و مشرکین سب ہیں۔ قرآن کریم یَـا اَیُّهَـا الَّذِیْنَ آمَنُواْ...، یَا اَیُّهَا النَّاسِ...، یَا اَهْلَ الْكِتَابُ... جیسے خطابات کے ذریعے انسانیت کے تمام طبقات سے مخاطب ہوتا ہے اور عقل و قلب انسانی کو غور و فکر اور تدبر و تعقل کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن کریم اپنے اعلان وَمَـا هُـوَ اِلَّا ذِكْـرٌ لِلْعَالَمِیْنِ کے ذریعے بتاتا ہے کہ وہ ''عالمین'' کے لئے رشد و ہدایت کا پیغام ہے۔ نَذِیْراً لِلْبَشَرْ کہہ کر عالم بشریت کے ضمیروں کو جھنجوڑتا ہے۔

یہ قرآن کریم کا اعجاز ہی ہے کہ اس کے جس بھی حصے، جس بھی سورت کا مطالعہ کیا جائے انسان کو معنوی، روحانی، مادی، اقتصادی، عبادی، معاشرتی، غرض ضرورت کے ہر موضوع پر راہنما اصول دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسی لئے قرآن اپنے آپ کو عظیم، کریم، مجید، مبین، حق، نور اور حکیم قرار دیتا ہے۔ بنا بر ایں قرآن کریم کی تلاوت کے موقع پر اسے غور سے سننے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَاِذَا قُرِیَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (الاعراف:۲۰۴)

جب قرآن کی قرأت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔

کیونکہ اس طرح انسان جہاں قرآن کی آیات کے ظواہر کی لذت سے آشنا ہوتا ہے، اگر آیات الٰہی پر غور و فکر کرلے تو وہاں اس کی باطنی خوبصورتی اور حسن سے بھی مطلع ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن کے ظاہر و باطن کی نورانیت سے آگاہ انسان زندگی کے تمام مراحل میں ثابت قدم اور چٹان کی طرح پائیدار رہتا ہے۔ اگر قرآن کی آفاقی تعلیمات کو کسی معاشرے میں اس طرح سے زندہ کیا جاسکے تو وہاں نظریہ توحید کے علاوہ تمام نظریات پاش

پاش ہو جاتے ہیں۔

اقبال فرماتے ہیں:

ظاهر قرآن چو شخص آدمی است　　که نقوشش ظاهر و جانش خفی است
نقش قرآن چونکه بر عالم نشست　　نقش های پاپ و کاهن را شکست
فاش گویم آنچه در دل مضمر است　　این کتابی نیست چیزی دیگر است

قارئین کرام! گذشتہ ماہ انتہائی افسوس سے یہ خبر سنی گئی کہ المیز ان کی مجلس مشاورت کے محترم رکن، معروف محقق جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کو لاہور کی مصروف شاہراہ پر دن دیہاڑے دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ کاش ہمارے حکمران اتنے مضبوط ہوتے کہ ایسی قومی و ملی شخصیات کے فیض سے پوری قوم کو محروم کرنے والے درندہ صفت دہشت گردوں کو پکڑ کر سر عام اس طرح گولیوں کا نشانہ بنا دیتے کہ وہ نشان عبرت بن جائیں۔ اگرچہ پاکستان کی سرزمین میں یہ پہلا واقعہ ہے اور نہ ہی آخری، لیکن ایک معتدل مزاج، خوش بیان محقق عالم دین کا یوں بے دردی سے قتل کیا جانا اپنی جگہ انتہائی کربناک اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مرحوم ڈاکٹر مرتضیٰ ملک ایک غیر متنازعہ محقق اور شفیق و مہربان انسان تھے۔ ان کا دھیما اور نہایت شیریں انداز بیان دلوں کو گرما دیتا تھا۔ مرحوم ابتدا ہی سے مجلّہ المیزان کی مجلس مشاورت میں شریک ہوئے اور اکثر ملاقاتوں میں اپنے تجربات، مثبت اور تعمیری تجاویز سے ہماری راہنمائی کرتے رہے۔ چند سال قبل انہوں نے اسلام آباد میں المیزان کی انتظامیہ کی طرف سے منعقدہ قرآنی کانفرنس بعنوان "وحی کی حقیقت" سے بھی خطاب کیا اور اپنی قیمتی آراء اور نظریات سے قارئین کو محظوظ کیا تھا۔ چونکہ متذکرہ بالا موضوع پر مدیر اعلیٰ المیزان کے مقالہ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کے مقالے کے مابین ایک طرح کا خاص ربط ہے، جس کے حوالے ڈاکٹر صاحب نے اپنی گفتگو میں ایک سے زیادہ بار دیئے ہیں، لہذا موضوع کی تفہیم کی غرض سے زیر نظر شمارہ میں دونوں مقالات ایک بار پھر قارئین کی نذر کئے جا رہے ہیں تاکہ اس طرح سے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا جاسکے۔ ہم المیزان کی انتظامیہ اور مجلس مشاورت کے دیگر محترم اراکین کی جانب سے مرحوم کے پس ماندگان سے تعزیت و تسلیت کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں ان کی قرآنی و دینی خدمات کا بے بہا اجر عطا فرمائے۔

محمد امین شہیدی
مدیر اعلیٰ